

تحقیق و تقدیم

جانب غائبے عقیز

الخبر (المملکة العربية السعودية)

شادی بیاہ کی تقریبات کے حمن میں

ایک اصلاحی تحریک کا جائزہ

شادی بیاہ کی تقریبات اور اس کے خود ساختہ لوازم و رسم نے دو رہاضر میں جس بڑے پیاہ نے پرمخاشرتی برائی کی صورت اختیار کر لی ہے، اس کا شیدید احساس ہر صاحب نظر اور ملک و ملت کے پیشتر درد مند حضرات کو ہے۔ آپ کو اپنے ہی علاقہ میں متوسط طبقہ کے ایسے بے شمار گھری جائیں گے جہاں سماں بیٹاں اور پنیں شادی کے بغیر صرف اسی لئے بیٹھی اپنی بھری صائم کریں کہ ان کے والدین اور سرپرست اپنی معاشری پیمانہ کی کے باعث شادی بیاہ کے رسم درج اور جمیز دوست کے جلد لوازم و تکلفات سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت و سہرت نہیں رکھتے۔ اس سماجی برائی کو معاشرہ سے ختم کرنے کے لئے بعض مقامات پر انفرادی طور پر اور بعض جگہوں پر اجتماعی یا برادری کی سطح پر کچھ کوششیں کی گئی ہیں، جن کے ثابت اور کافی خوش آئینہ اثاثات مرتب ہوتے ہیں۔ وقت کے اس ایم تھانہ کو پورا کرنے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ خطبلہ نکاح کا مطلب و معنیوم اور اس کی عرض و غایت مقامی زبان میں سنائی جائے، دہیں زوجین کے باہمی فرائض و حقوق کی تعیینات کو عام جی بیکا جائے اور سادگی و دقار کو اپناتے ہوئے تمام غیر شرعی وغیر مسنون رسماں کو زکر دیا جائے۔

معاشرتی اصلاح کی اس سلسلہ کی ایک کڑی موسس انجمن خدام القرآن لاہور و امیر تعلیم اسلامی پاکستان جانب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی اصلاحی تحریک بھی ہے۔ موصوف کی اس

تحریک کو "شادی یاہ کی تقریبات کے ضمن میں اتباع نبوی پر بنی ایک اصلاحی تحریک" کا عنوان دیا گیا ہے۔ تنظیم اسلامی پاکستان کے ترجمان ماہنامہ "یثاق" لاہور کے معادن مدیر جناب شیخ جمیل الرحمن صاحب رجن کا شمارڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے قریبی رفقاء میں ہوتا ہے) فرماتے ہیں کہ:

"احمد شدہ باس تحریک کے رفتار فتح اثرات مرتب ہوئے ہیں اور اس سے متاثر ہو کر پنجاب خاص طور پر لاہور میں بہت سے اہل ثروت حضرات لے اس پر حمل شروع کر دیا ہے۔"

اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایک فکر انگیز تحریر اولاد ماہنامہ "یثاق" لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ بعد ازاں وہی تحریر چند صفحاتی ہندہل کی صورت میں شائع ہو کر تقسیم ہوئی۔ چھ محرم گذری انہم خدام القرآن لاہور کے زیر اعتمام اڑتاں سیسی صفحات پر مشتمل ایک سبق کی شکل میں "من خلبت نکاح کا بھاری معاشرتی زندگی سے تعاقب" شائع کی گئی ہے۔ کتاب پر مذکورہ کا ایک نسخہ (طبع مارچ ۱۹۰۵ء بارہموم) راقم کے پیش نظر ہے۔ زیر نظر تحریر میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی اسی اصلاحی تحریک کا ایک جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بجا خوب فرمایا ہے کہ:

"اتباع سنّت کے پہنچنے کے طور پر کم از کم شادی یاہ کی تقریبات اور رسومات کے ضمن میں توہین یہ طے کر ہی لینا چاہئے کہ ان میں سے صرف وہی چیزیں باقی رکھی جائیں جن کا بہوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مل جائے اور باقی تمام بعدکی ایجاد کردہ یا باہرستے درآمد شدہ رسومات کو پوری ہستہ اور جھرأت کے ساتھ پاؤں تلنے روند دیا جائے۔۔۔۔۔ ایک" ۳

محترم ڈاکٹر صاحب کی اس عبارت پر مرتب کتاب پر جای گیل الرحمن صاحب نے ایک حاشیہ اس طرح درج فرمایا ہے۔

"یہ بات بہت قابل توجہ ہے۔ اس لئے کہ واقعہ یہ ہے کہ اصلاح الرسم کے

لئے "شادی یاہ کی تقریبات کے ضمن میں اتباع نبوی پر بنی ایک اصلاحی تحریک" مدد۔ ماہنامہ یثاق ماہ فوری ۱۹۰۴ء میں۔ "شادی یاہ کی تقریبات کے ضمن میں۔ الیہ" مدد

لئے واحد ممکن اور مخصوص بنیاد صرف اور صرف اتباع سنت کا اصول ہے، اس کے سوا جو کوشش کی جائے گی وہ اسی طرح غیر موثر ہو کر رہ جائے گی جس طرح سادگی کا دخل۔^{۱۷}

محمد تمذبیر صاحب نے اصلاح الرسم کے لئے اتابع سنت کی مخصوص اور موثر بنیاد کو میدل نظر رکھتے ہوئے جو چند تجاذبیں فرمائی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:

"متلاعیہ کہ نکاح مسجد میں ہونا چاہیے۔ جہیز اور بڑی وغیرہ کی نمائش بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ گھر دن کی تزیین و آلاتش اور بالخصوص روشنی وغیرہ پر اسراف سے بچنا چاہیے اور دعوت طعام صرف ایک ہونی چاہیے، یعنی دعوت دلیمہ۔ رُؤکی والوں کی جانب سے نکاح کے موقع پر دعوت طعام کا سلسلہ بالکل بند ہو جانا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔"^{۱۸}

ایک اور مقام پر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:

"اس مرحلے پر پہلے اذام کے طور پر راقم نے تین چیزوں پر فروغ دینے کا فیصلہ کیا۔ ایک یہ کہ نکاح مسجد میں منعقد ہو، دوسرا یہ کہ رُؤکی والوں کی طرف سے کوئی دعوت طعام نہ ہو، اور تیسرا یہ کہ بارات کا نصورت بالکل ختم کر دیا جائے۔ اُنہوں نے ڈاکٹر صاحب کی مندرجہ بالا تجاذبیں میں سے دو چیزیں واقعی محیل نظر ہیں:

۱۔ "یہ کہ نکاح مسجد میں ہونا چاہیے۔"

۲۔ "دعوت طعام صرف ایک ہونی چاہیے یعنی دعوت دلیمہ۔ رُؤکی والوں کی جانب سے نکاح کے موقع پر دعوت طعام کا سلسلہ بالکل بند ہونا چاہیے۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ دین میں نئی نئی چیزوں کے داخل کرنے کو محدثات یا مبدعات کے ہام سے پکارا جاتا ہے اور تمام محدثات کو باذوں تکے روند دیتے ہیں ہی دین ولنت کی فروزہ فلاح مضر ہے۔ لیکن ان ہر دو تجاذبیز کے متعلق اصل قابل غور بات یہ ہے کہ اتابع سنت کی مخصوص اور موثر بنیاد کے پیش نظر یہ کہاں تک درست ہیں؟

اس سلسلہ میں چند امور پر گفتگو کی جائے گی، وہ یہ ہیں: نکاح کا منسون مقام کی ہے؟ کیا گھروں، مدرسون، شادی خالوں (HAWLAH) یا کسی اور مقام پر نکاح منعقد کرنا غیر منسون اور بعد کی ایجاد ہے؟ ساجد میں نکاح کی شرکی دلیل اور اس کا مقام کیا ہے؟

مسجد میں نکاح کے فوائد، ولیمہ کی تعریف کیا ہے اور لڑکی کے گھر و عوتِ طعم میں شرکت کننا آیا شرعاً درست ہے یا مکروہ یا حرام وغیرہ؟ سنتِ نبوی کے مطابق سے پتہ چلتا ہے کہ العقاد نکاح کے لئے کوئی خاص وقت، حالت اور مقام مقرر نہیں ہے۔ دن و رات میں کسی بھی وقت قیم و سفر ہر وہ حالت میں، اسی طرح جائے رہائش، مساجد یا کھلے میدانوں میں سے کسی بھی مقام پر بلا کسی ترد نکاح کیا جاسکتا ہے۔ حالتِ سفریں، دھن سے دور، کھلے میدانوں میں نکاح کے متعلق ایک صحیح حدیث میں مردی ہے:

أَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَإِنْبَيِّنَ خَيْرَ الْمُدِينَةِ
ثَلَاثَةِ يَابَلِ يَبْنَى عَلَيْهِ بِصِيفَةٍ فَدَعَتُ الْمُسْلِمِينَ
إِلَى وَلِيْسَمِيَّةِ الْمَكَّةِ

بنی صلی اللہ علیہ وسلم نبیر اور مدینہ کے درمیان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے لئے تین دن ٹھہرے۔ میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت دی۔ انہیں

جائے رہائش پر العقاد نکاح بعد کی ایجاد یا درآمد شدہ رسم نہیں ہے، بلکہ علماء و صدماً کافر نابعد قرآن اس پر تعالیٰ چلا آرہا ہے۔ البته شادی خانوں کا پہنچ نہ نالوں میں کہیں وجود نہ تھا۔ پڑے شہروں میں موجودہ دور کی رہائشی قلت (RESIDENCE ACCOMMODATION) کے پیش نظر ان کا قیام وجود میں آیا ہے، لیکن اس مسلم میں انہیں گھروں پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مساجد کی غرض و غایت چونکہ صرف نمازوں اور نکاح کا احتکاف، وعظ و نصیحت، دعا و ذکر، استغفار وغیرہ کی نہیں ہوتی، بلکہ مساجد کو ہر معاشرہ میں اس علاقہ کی، بہماں وہ موجود ہو، اجتماعی اور مرکزی جیشیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا اللہ کے گھر کا ادب و احترام، رکھتے ہوئے اس میں تمام جائز سیاسی، تقلیدی، معاشرتی، تجارتی، فوجی اور مذہبی امور انجام دینے کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا نیجر و برکت کا باعث ہے۔ مرد و عوت کے نکاح سے معاشرہ میں ایک

لَهُ الْيَقْوُدُ حَيْثُمَا هُوَ اِيْشَمَا لَهُ اِيْشَمَا
لَهُ مُنْقَقِ عَيْدَ وَكَذَانِ الْمُنْقَقِ الْأَخْدَارِ شِيشْنَ الْأَسْلَامِ اِبْنِ تَيْمَةَ مُتَرَجمَ ح ۲، ص ۳۱۲، ۲۱۳، طبع لاہور

نئے خاندان کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس نئے خاندان کی ابتداء سنت بنوی کے طریقہ پر خطبہ نکاح اور ایجاد و قبول سے ابھم پاتی ہے۔ مساجد میں نکاح اور ایجاد و قبول کو کوئی اگر اپنے لئے باعثِ عذر سمجھے تو وہ اس شخص کی غلط فہمی ہے۔ مساجد میں نکاح منعقد کرنے کے لئے عموناً جو حدیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہے، اس کا ذکر مرتب کتاب پر جناب شیخ جیل الرعن صاحب نے بھی اپنے مقدمہ میں فرمایا ہے۔ یہ حدیث اس طرح ہے:

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ قَالَتْ قَالَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَغْلِبُوا مَذَا النِّكَاحَ وَاجْحَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ.... وَاصْرِبُوا عَلَيْهِ يَالدُّفُوفِ! ۚ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو، اسے مساجد میں منعقد کرو اور اس موقع پر دف بجاو۔“

ذکورہ بالاحدیث کو امام ترمذی اور امام یہیق نے بطریق احمد بن میفع عن یزید ابن هارون عن عیسیٰ بن میمون الانصاری عن القاسم بن محمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”یہ حدیث حسن غریب ہے اور عیسیٰ بن میمون الانصاری اس حدیث کے متعلق امام ترمذی فرماتے ہیں کہ: ”یہ حدیث حسن غریب ہے احادیث و روایت کرنے میں ضعیف ہے۔ امام یہیق فرماتے ہیں کہ: ”عیسیٰ بن میمون ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر عقلانی فرماتے ہیں: ”عیسیٰ بن میمون، حوطیقہ سادس سے تعلق رکھتا ہے ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ”منکر الحدیث ہے۔ این جہاں کہ قول ہے: ”وَهُوَ جُو حادیث بیان کرتا ہے وہ سب موضوع ہوتی ہیں۔“ این جہاں کا ایک دوسرا قول ہے کہ: ”اس کی روایات کچھ بھی نہیں ہوتیں“ امام ذہبی تخلیص سند کیں فرماتے ہیں کہ: ”متهم“ ہے۔ امام ذہبی بیان کرتے ہیں کہ: امام بخاری نے فرمایا: ”عیسیٰ بن میمون حبس نے أَغْلِبُوا النِّكَاحَ وَالْمَسَاجِدَ“ میں، ضعیف بحکم پچھلی جملے ہیں کہ: ”ابن میمن“ کا قول ہے: ”اس کی حدیثیں بھی جی ہیں ہوں۔“ اور ایک مرتبہ فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فلاسٹ“ کا قول ہے کہ متذکر ہے: ”ابن عدی بیان کرتے ہیں، ”عَمَ طَوَّرَ وَهُوَ جُو روایت کرتا ہے اس کی کوئی متابعت نہیں ہوتی۔“ انسائی فرماتے ہیں کہ

لطف نہیں ہے؛ ابو قدم کا قول ہے کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ علامہ ہشیشی فرماتے ہیں "متروک ہے، لیکن حادیب سلمہ" نے اس کی توثیق کی ہے۔ "امام قاضی، علامہ سرطانی" ، ابن عراق الحنفی "ابوالوزیر محمد حسن دہلوی" ، ابوسعید محمد شرف الدین دہلوی اور علامہ محمد فاصل صدر الدین الابانی دیگرہ بھی عیسیٰ بن میمون کو ضعیف بتاتے ہیں۔^{۱۷}

اس حدیث میں نہیں اہم باتوں کا ذکر ملتا ہے:

- ۱۔ نکاح کا اعلان عام کرتا ۲۔ مساجد میں نکاح کا انعقاد اور ۳۔ نکاح کے موقع پر درج اور غربال سمجھنا۔

"اعْلَمُوا هَذَا النِّكَاحَ" کا حکم بیت سی دوسری روایات میں بھی ہے، جنہیں امام یہقی اور ترمذی کے سلاوہ امام احمد، بزار، طبرانی (فی البخیر وال الأوسط) اور ابن ماجہ وغیرہ رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ ان روایات میں سے امام احمد کی روایت کے رجال ثقات ہیں۔ ابن ماجہ کی روایت اللہ کی تخریز بیہقی اور ابوالیعیم اصفہانی عليه السلام نے بطریق نصر بن علی الجھضمی عن عیسیٰ بن یوحنان عن خالد بن ایاس عن ربیعہ ابن فروخ عن القاسم عن عائشہ مرفاعی ہے۔ لیکن ابوالیعیم اصفہانی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد میں خالد بن ایاس کا تصریح ہے۔ امام یہقی فرماتے ہیں "زادہ میں ہے کہ وہ ضعیف ہے" اور اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔ بلکہ ابن حبیب حکم اور ابوسعید النقاشی میں اس کی نسبت وضع احادیث کی طرف بھی کی ہے۔^{۱۸}

بعض روایات میں "اعلموا النکاح" کی بعد "افهموا النکاح" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔^{۱۹}

علامہ ابن قدامہ مقداری^{۲۰} بیان کرتے ہیں کہ امام احمد نے فرمایا کہ نکاح کا اطمینان اعلان کرنے مجبوب ہے اور یہ بھی کہ اس موقع پر درج بجا کی جائے تا آنکہ لوگوں میں یہ نکاح معروف و مشہور ہو جائے۔^{۲۱}

النکاح کا بھی بن عین روح محدث^{۲۲}، تاریخ البخیر^{۲۳}، تاریخ الصویر^{۲۴}، تاریخ الصویر للحدیث^{۲۵}، ترمذی^{۲۶}، ضعف الصنیف للحدیث^{۲۷}، ترمذی^{۲۸}، الصنیف^{۲۹}، ترمذی^{۳۰}، ترمذی^{۳۱}، ترمذی^{۳۲}، ترمذی^{۳۳}، ترمذی^{۳۴}، ترمذی^{۳۵}، ترمذی^{۳۶}، ترمذی^{۳۷}، ترمذی^{۳۸}، ترمذی^{۳۹}، ترمذی^{۴۰}، ترمذی^{۴۱}، ترمذی^{۴۲}، ترمذی^{۴۳}، ترمذی^{۴۴}، ترمذی^{۴۵}، ترمذی^{۴۶}، ترمذی^{۴۷}، ترمذی^{۴۸}، ترمذی^{۴۹}، ترمذی^{۵۰}، ترمذی^{۵۱}، ترمذی^{۵۲}، ترمذی^{۵۳}، ترمذی^{۵۴}، ترمذی^{۵۵}، ترمذی^{۵۶}، ترمذی^{۵۷}، ترمذی^{۵۸}، ترمذی^{۵۹}، ترمذی^{۶۰}، ترمذی^{۶۱}، ترمذی^{۶۲}، ترمذی^{۶۳}، ترمذی^{۶۴}، ترمذی^{۶۵}، ترمذی^{۶۶}، ترمذی^{۶۷}، ترمذی^{۶۸}، ترمذی^{۶۹}، ترمذی^{۷۰}، ترمذی^{۷۱}، ترمذی^{۷۲}، ترمذی^{۷۳}، ترمذی^{۷۴}، ترمذی^{۷۵}، ترمذی^{۷۶}، ترمذی^{۷۷}، ترمذی^{۷۸}، ترمذی^{۷۹}، ترمذی^{۸۰}، ترمذی^{۸۱}، ترمذی^{۸۲}، ترمذی^{۸۳}، ترمذی^{۸۴}، ترمذی^{۸۵}، ترمذی^{۸۶}، ترمذی^{۸۷}، ترمذی^{۸۸}، ترمذی^{۸۹}، ترمذی^{۹۰}، ترمذی^{۹۱}، ترمذی^{۹۲}، ترمذی^{۹۳}، ترمذی^{۹۴}، ترمذی^{۹۵}، ترمذی^{۹۶}، ترمذی^{۹۷}، ترمذی^{۹۸}، ترمذی^{۹۹}، ترمذی^{۱۰۰}، ترمذی^{۱۰۱}، ترمذی^{۱۰۲}، ترمذی^{۱۰۳}، ترمذی^{۱۰۴}، ترمذی^{۱۰۵}، ترمذی^{۱۰۶}، ترمذی^{۱۰۷}، ترمذی^{۱۰۸}، ترمذی^{۱۰۹}، ترمذی^{۱۱۰}، ترمذی^{۱۱۱}، ترمذی^{۱۱۲}، ترمذی^{۱۱۳}، ترمذی^{۱۱۴}، ترمذی^{۱۱۵}، ترمذی^{۱۱۶}، ترمذی^{۱۱۷}، ترمذی^{۱۱۸}، ترمذی^{۱۱۹}، ترمذی^{۱۲۰}، ترمذی^{۱۲۱}، ترمذی^{۱۲۲}، ترمذی^{۱۲۳}، ترمذی^{۱۲۴}، ترمذی^{۱۲۵}، ترمذی^{۱۲۶}، ترمذی^{۱۲۷}، ترمذی^{۱۲۸}، ترمذی^{۱۲۹}، ترمذی^{۱۳۰}، ترمذی^{۱۳۱}، ترمذی^{۱۳۲}، ترمذی^{۱۳۳}، ترمذی^{۱۳۴}، ترمذی^{۱۳۵}، ترمذی^{۱۳۶}، ترمذی^{۱۳۷}، ترمذی^{۱۳۸}، ترمذی^{۱۳۹}، ترمذی^{۱۴۰}، ترمذی^{۱۴۱}، ترمذی^{۱۴۲}، ترمذی^{۱۴۳}، ترمذی^{۱۴۴}، ترمذی^{۱۴۵}، ترمذی^{۱۴۶}، ترمذی^{۱۴۷}، ترمذی^{۱۴۸}، ترمذی^{۱۴۹}، ترمذی^{۱۵۰}، ترمذی^{۱۵۱}، ترمذی^{۱۵۲}، ترمذی^{۱۵۳}، ترمذی^{۱۵۴}، ترمذی^{۱۵۵}، ترمذی^{۱۵۶}، ترمذی^{۱۵۷}، ترمذی^{۱۵۸}، ترمذی^{۱۵۹}، ترمذی^{۱۶۰}، ترمذی^{۱۶۱}، ترمذی^{۱۶۲}، ترمذی^{۱۶۳}، ترمذی^{۱۶۴}، ترمذی^{۱۶۵}، ترمذی^{۱۶۶}، ترمذی^{۱۶۷}، ترمذی^{۱۶۸}، ترمذی^{۱۶۹}، ترمذی^{۱۷۰}، ترمذی^{۱۷۱}، ترمذی^{۱۷۲}، ترمذی^{۱۷۳}، ترمذی^{۱۷۴}، ترمذی^{۱۷۵}، ترمذی^{۱۷۶}، ترمذی^{۱۷۷}، ترمذی^{۱۷۸}، ترمذی^{۱۷۹}، ترمذی^{۱۸۰}، ترمذی^{۱۸۱}، ترمذی^{۱۸۲}، ترمذی^{۱۸۳}، ترمذی^{۱۸۴}، ترمذی^{۱۸۵}، ترمذی^{۱۸۶}، ترمذی^{۱۸۷}، ترمذی^{۱۸۸}، ترمذی^{۱۸۹}، ترمذی^{۱۹۰}، ترمذی^{۱۹۱}، ترمذی^{۱۹۲}، ترمذی^{۱۹۳}، ترمذی^{۱۹۴}، ترمذی^{۱۹۵}، ترمذی^{۱۹۶}، ترمذی^{۱۹۷}، ترمذی^{۱۹۸}، ترمذی^{۱۹۹}، ترمذی^{۲۰۰}، ترمذی^{۲۰۱}، ترمذی^{۲۰۲}، ترمذی^{۲۰۳}، ترمذی^{۲۰۴}، ترمذی^{۲۰۵}، ترمذی^{۲۰۶}، ترمذی^{۲۰۷}، ترمذی^{۲۰۸}، ترمذی^{۲۰۹}، ترمذی^{۲۱۰}، ترمذی^{۲۱۱}، ترمذی^{۲۱۲}، ترمذی^{۲۱۳}، ترمذی^{۲۱۴}، ترمذی^{۲۱۵}، ترمذی^{۲۱۶}، ترمذی^{۲۱۷}، ترمذی^{۲۱۸}، ترمذی^{۲۱۹}، ترمذی^{۲۲۰}، ترمذی^{۲۲۱}، ترمذی^{۲۲۲}، ترمذی^{۲۲۳}، ترمذی^{۲۲۴}، ترمذی^{۲۲۵}، ترمذی^{۲۲۶}، ترمذی^{۲۲۷}، ترمذی^{۲۲۸}، ترمذی^{۲۲۹}، ترمذی^{۲۳۰}، ترمذی^{۲۳۱}، ترمذی^{۲۳۲}، ترمذی^{۲۳۳}، ترمذی^{۲۳۴}، ترمذی^{۲۳۵}، ترمذی^{۲۳۶}، ترمذی^{۲۳۷}، ترمذی^{۲۳۸}، ترمذی^{۲۳۹}، ترمذی^{۲۴۰}، ترمذی^{۲۴۱}، ترمذی^{۲۴۲}، ترمذی^{۲۴۳}، ترمذی^{۲۴۴}، ترمذی^{۲۴۵}، ترمذی^{۲۴۶}، ترمذی^{۲۴۷}، ترمذی^{۲۴۸}، ترمذی^{۲۴۹}، ترمذی^{۲۵۰}، ترمذی^{۲۵۱}، ترمذی^{۲۵۲}، ترمذی^{۲۵۳}، ترمذی^{۲۵۴}، ترمذی^{۲۵۵}، ترمذی^{۲۵۶}، ترمذی^{۲۵۷}، ترمذی^{۲۵۸}، ترمذی^{۲۵۹}، ترمذی^{۲۶۰}، ترمذی^{۲۶۱}، ترمذی^{۲۶۲}، ترمذی^{۲۶۳}، ترمذی^{۲۶۴}، ترمذی^{۲۶۵}، ترمذی^{۲۶۶}، ترمذی^{۲۶۷}، ترمذی^{۲۶۸}، ترمذی^{۲۶۹}، ترمذی^{۲۷۰}، ترمذی^{۲۷۱}، ترمذی^{۲۷۲}، ترمذی^{۲۷۳}، ترمذی^{۲۷۴}، ترمذی^{۲۷۵}، ترمذی^{۲۷۶}، ترمذی^{۲۷۷}، ترمذی^{۲۷۸}، ترمذی^{۲۷۹}، ترمذی^{۲۸۰}، ترمذی^{۲۸۱}، ترمذی^{۲۸۲}، ترمذی^{۲۸۳}، ترمذی^{۲۸۴}، ترمذی^{۲۸۵}، ترمذی^{۲۸۶}، ترمذی^{۲۸۷}، ترمذی^{۲۸۸}، ترمذی^{۲۸۹}، ترمذی^{۲۹۰}، ترمذی^{۲۹۱}، ترمذی^{۲۹۲}، ترمذی^{۲۹۳}، ترمذی^{۲۹۴}، ترمذی^{۲۹۵}، ترمذی^{۲۹۶}، ترمذی^{۲۹۷}، ترمذی^{۲۹۸}، ترمذی^{۲۹۹}، ترمذی^{۳۰۰}، ترمذی^{۳۰۱}، ترمذی^{۳۰۲}، ترمذی^{۳۰۳}، ترمذی^{۳۰۴}، ترمذی^{۳۰۵}، ترمذی^{۳۰۶}، ترمذی^{۳۰۷}، ترمذی^{۳۰۸}، ترمذی^{۳۰۹}، ترمذی^{۳۱۰}، ترمذی^{۳۱۱}، ترمذی^{۳۱۲}، ترمذی^{۳۱۳}، ترمذی^{۳۱۴}، ترمذی^{۳۱۵}، ترمذی^{۳۱۶}، ترمذی^{۳۱۷}، ترمذی^{۳۱۸}، ترمذی^{۳۱۹}، ترمذی^{۳۲۰}، ترمذی^{۳۲۱}، ترمذی^{۳۲۲}، ترمذی^{۳۲۳}، ترمذی^{۳۲۴}، ترمذی^{۳۲۵}، ترمذی^{۳۲۶}، ترمذی^{۳۲۷}، ترمذی^{۳۲۸}، ترمذی^{۳۲۹}، ترمذی^{۳۳۰}، ترمذی^{۳۳۱}، ترمذی^{۳۳۲}، ترمذی^{۳۳۳}، ترمذی^{۳۳۴}، ترمذی^{۳۳۵}، ترمذی^{۳۳۶}، ترمذی^{۳۳۷}، ترمذی^{۳۳۸}، ترمذی^{۳۳۹}، ترمذی^{۳۴۰}، ترمذی^{۳۴۱}، ترمذی^{۳۴۲}، ترمذی^{۳۴۳}، ترمذی^{۳۴۴}، ترمذی^{۳۴۵}، ترمذی^{۳۴۶}، ترمذی^{۳۴۷}، ترمذی^{۳۴۸}، ترمذی^{۳۴۹}، ترمذی^{۳۵۰}، ترمذی^{۳۵۱}، ترمذی^{۳۵۲}، ترمذی^{۳۵۳}، ترمذی^{۳۵۴}، ترمذی^{۳۵۵}، ترمذی^{۳۵۶}، ترمذی^{۳۵۷}، ترمذی^{۳۵۸}، ترمذی^{۳۵۹}، ترمذی^{۳۶۰}، ترمذی^{۳۶۱}، ترمذی^{۳۶۲}، ترمذی^{۳۶۳}، ترمذی^{۳۶۴}، ترمذی^{۳۶۵}، ترمذی^{۳۶۶}، ترمذی^{۳۶۷}، ترمذی^{۳۶۸}، ترمذی^{۳۶۹}، ترمذی^{۳۷۰}، ترمذی^{۳۷۱}، ترمذی^{۳۷۲}، ترمذی^{۳۷۳}، ترمذی^{۳۷۴}، ترمذی^{۳۷۵}، ترمذی^{۳۷۶}، ترمذی^{۳۷۷}، ترمذی^{۳۷۸}، ترمذی^{۳۷۹}، ترمذی^{۳۸۰}، ترمذی^{۳۸۱}، ترمذی^{۳۸۲}، ترمذی^{۳۸۳}، ترمذی^{۳۸۴}، ترمذی^{۳۸۵}، ترمذی^{۳۸۶}، ترمذی^{۳۸۷}، ترمذی^{۳۸۸}، ترمذی^{۳۸۹}، ترمذی^{۳۹۰}، ترمذی^{۳۹۱}، ترمذی^{۳۹۲}، ترمذی^{۳۹۳}، ترمذی^{۳۹۴}، ترمذی^{۳۹۵}، ترمذی^{۳۹۶}، ترمذی^{۳۹۷}، ترمذی^{۳۹۸}، ترمذی^{۳۹۹}، ترمذی^{۴۰۰}، ترمذی^{۴۰۱}، ترمذی^{۴۰۲}، ترمذی^{۴۰۳}، ترمذی^{۴۰۴}، ترمذی^{۴۰۵}، ترمذی^{۴۰۶}، ترمذی^{۴۰۷}، ترمذی^{۴۰۸}، ترمذی^{۴۰۹}، ترمذی^{۴۱۰}، ترمذی^{۴۱۱}، ترمذی^{۴۱۲}، ترمذی^{۴۱۳}، ترمذی^{۴۱۴}، ترمذی^{۴۱۵}، ترمذی^{۴۱۶}، ترمذی^{۴۱۷}، ترمذی^{۴۱۸}، ترمذی^{۴۱۹}، ترمذی^{۴۲۰}، ترمذی^{۴۲۱}، ترمذی^{۴۲۲}، ترمذی^{۴۲۳}، ترمذی^{۴۲۴}، ترمذی^{۴۲۵}، ترمذی^{۴۲۶}، ترمذی^{۴۲۷}، ترمذی^{۴۲۸}، ترمذی^{۴۲۹}، ترمذی^{۴۳۰}، ترمذی^{۴۳۱}، ترمذی^{۴۳۲}، ترمذی^{۴۳۳}، ترمذی^{۴۳۴}، ترمذی^{۴۳۵}، ترمذی^{۴۳۶}، ترمذی^{۴۳۷}، ترمذی^{۴۳۸}، ترمذی^{۴۳۹}، ترمذی^{۴۴۰}، ترمذی^{۴۴۱}، ترمذی^{۴۴۲}، ترمذی^{۴۴۳}، ترمذی^{۴۴۴}، ترمذی^{۴۴۵}، ترمذی^{۴۴۶}، ترمذی^{۴۴۷}، ترمذی^{۴۴۸}، ترمذی^{۴۴۹}، ترمذی^{۴۴۱۰}، ترمذی^{۴۴۱۱}، ترمذی^{۴۴۱۲}، ترمذی^{۴۴۱۳}، ترمذی^{۴۴۱۴}، ترمذی^{۴۴۱۵}، ترمذی^{۴۴۱۶}، ترمذی^{۴۴۱۷}، ترمذی^{۴۴۱۸}، ترمذی^{۴۴۱۹}، ترمذی^{۴۴۲۰}، ترمذی^{۴۴۲۱}، ترمذی^{۴۴۲۲}، ترمذی^{۴۴۲۳}، ترمذی^{۴۴۲۴}، ترمذی^{۴۴۲۵}، ترمذی^{۴۴۲۶}، ترمذی^{۴۴۲۷}، ترمذی^{۴۴۲۸}، ترمذی^{۴۴۲۹}، ترمذی^{۴۴۳۰}، ترمذی^{۴۴۳۱}، ترمذی^{۴۴۳۲}، ترمذی^{۴۴۳۳}، ترمذی^{۴۴۳۴}، ترمذی^{۴۴۳۵}، ترمذی^{۴۴۳۶}، ترمذی^{۴۴۳۷}، ترمذی^{۴۴۳۸}، ترمذی^{۴۴۳۹}، ترمذی^{۴۴۳۱۰}، ترمذی^{۴۴۳۱۱}، ترمذی^{۴۴۳۱۲}، ترمذی^{۴۴۳۱۳}، ترمذی^{۴۴۳۱۴}، ترمذی^{۴۴۳۱۵}، ترمذی^{۴۴۳۱۶}، ترمذی^{۴۴۳۱۷}، ترمذی^{۴۴۳۱۸}، ترمذی^{۴۴۳۱۹}، ترمذی^{۴۴۳۲۰}، ترمذی^{۴۴۳۲۱}، ترمذی^{۴۴۳۲۲}، ترمذی^{۴۴۳۲۳}، ترمذی^{۴۴۳۲۴}، ترمذی^{۴۴۳۲۵}، ترمذی^{۴۴۳۲۶}، ترمذی^{۴۴۳۲۷}، ترمذی^{۴۴۳۲۸}، ترمذی^{۴۴۳۲۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۱۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۲۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۱۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۲۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۱۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۲۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۱۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۰}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۱}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۲}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۳}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۴}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۵}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۶}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۷}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۸}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۲۹}، ترمذی^{۴۴۳۳۳۳۳۳}

ان تمام روایات سے یہ حکم تو قطعاً ثابت ہو گیا کہ نکاح کا اعلانِ عام اور اخبار، نکاح کے انعقاد کے لئے شرط کا درجہ رکھتا ہے اور مساجد کی اجتماعی و مرکزی حیثیت کے پیش نظر نمازیوں کی موجودگی میں مساجد میں نکاح کرنا اعلانِ عام کی شرط بطریق احسن پوری کردیتا ہے، لیکن صرف مساجد میں ہی نکاح کرنے کو انعقاد نکاح کی دوسری شرط بنادینا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ کیونکہ :

۱۔ ترمذی و بیهقیؓ کی مندرجہ بالا حدیث، جس میں مساجد میں نکاح کرنے کا حکم ملتا ہے، وہ روایت ضعیف ہے۔

۲۔ مساجد کے علاوہ دوسرے مقامات پر نکاح کرنا بھی خیر القرون سے آج تک امت میں نسلابعد نسلیں چلا آ رہا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا حدیث متفقظ طور پر ضعیف ہے۔ جہاں تک امام ترمذیؓ کی تجھیں کا تعقیب ہے، تو ادا لام امام ترمذیؓ کی تجھیں کوئی صحبت نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ اس معاملہ میں کافی مقابل واقع ہوتے ہیں۔ ابن دحیہؓ بیان کرتے ہیں کہ : "امام ترمذیؓ نے کتنی احادیث موضوع اور اسناد و احییہ کی تجھیں فرمائی ہے" اور امام ذہبیؓ فرماتے ہیں کہ : علماء امام ترمذیؓ کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے ہیں۔ "ثانیاً امام ترمذیؓ کی تجھیں اس حدیث کے فقرہ اولی کے لئے ہے جس کے لئے عبدالرشد بن زبیرؓ کی مرفوع حدیث شاہد و مخرب ہے، یہ سے خود امام ترمذیؓ نے "باب ماجاهة فی إعلان النكاح" میں دارد کیا ہے۔ اس پسے فقرہ کی شہادت کتاب "آداب الزفاف" اور "اراد الغیل" میں بھی مذکور ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ مسجد میں انعقاد نکاح کوئی ثابت شدہ شرط نہیں ہے۔ مساجد میں نکاح کروانے کو ایک اچھی اور اصلاحی تحریک قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کو معاشرہ میں عام کرنے سے بلاشبہ معاشری طور پر سپاہنہ اور متسلط طبقہ کے لوگ اپنی بہن، میتوں کی شادی کے بہت سے مخالفات اور اضراعات مثلاً استقبالیہ، شامیالوں، قاتلوں، قاتلینوں، صوفوں، کرسیوں،

(لیشی خاشید گزشتہ صفر) ابو الفیم اصفہانی ح ۲۶۵ محدث الحادیث الصبغیۃ والخواری مشیخ الالبان فی ح ۲۷۰، هله المعنی لابن قدیمہ ح ۲۷۳۔
لله ایضاً ح ۲۷۰، هله محدث تجویل الاحوال فی شیخ جلد عن المکتوبی، هله مقالات الحکوثری م ۲۷۳ و محدث الحادیث الصبغیۃ والخواری مشیخ الالبان فی ح ۲۷۰، هله آداب الزفاف ص ۹۴، م ۲۷۰ اراد الغیل ص ۲۰۵۔

رنگارنگ آرائشوں اور قمقوں وغیرہ سے پچ جائیں گے۔ نیز مسجد یہر حال جاتے رہا لش یا کسی اور مقام سے بدر جھاپٹ اور بارکت مقام ہے۔ بھاں کے پاکیزہ ماحول میں اگر نئے شادی شدہ جوڑے کی خوشحالی، دین دایمان کی سلامتی اور باہمی الفت و مناجمت کی دعاء کی جائے تو زیادہ امید ہے کہ مقبول و مورث ثابت ہو سکتی ہے۔ لہذا حصول بركت کے لئے مسجد کو تزیین دینا تو درست ہے لیکن اس کے ساتھ ہی دوسرے تم مقامات کو قطعاً حرام سمجھا جبکہ ایک فاش غلطی ہے۔ چنانچہ اس معاملہ میں کسی طرح کی شدت اور افراط و تفریط کا معاملہ کرنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ جس طرح کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے انتہائی شدت کا موقف اختیار کیا ہوا ہے:

۱ "ان سب کو قرآن کی ہدایت اور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے

مطابق انہم دینا بھی سنت ہے۔ شادی بیاہ کی تقریبات کو صرف مسجد میں

نکاح کے الفقاد تک محدود رکھنا ہی سنت نہیں بلکہ اس معاملے میں دیکھنا بھی

بخاری ذمہ داری ہے کہ شادی بیاہ کے سلسلہ میں ہم کون کون سی ایسی رسوبات

کے پیگل میں پھنسے ہوئے ہیں جن کا اللہ کے دین اور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت سے نصف یہ کہ کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ سراسر یہ رسم اسلامی اور غلاف

سنت ہے۔"

۲ "اقام الحجوف آئندہ... نہ کسی ایسی تقریب میں شرکت کرے گا جو مسجد میں
منعقد نہ ہو۔"

۳ "گھا بیسی نکاح کی تقریب میں مشرکت نہیں کروں گا جو مسجد میں منعقد نہ ہو۔"

اس کے بعد اب نکاح کے موقع پر دہن کے گھر والوں کی طرف سے دو ہما اور بارا یوں دوست، احباب، اعزام، اقارب، زور و ضیوف کی ضیافت کرنے کا سندہ پیش نظر ہے۔ اس سلسلہ میں جناب ڈاکٹر صاحب کا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے ضمن میں دعوتِ ولیمہ کی تاکید تو فرمائی ہے (جو عنوان دو ہما یا اس کے گھر والوں کی جانب سے ہوتی ہے) لیکن دہن یا اس کے گھر والوں کی جانب سے دعوتِ طعام اور مہانوں کی ضیافت

۴ "تیغ الرؤاۃ رح میں عالم کشف کنز العمال و فتح الباری دینیل و میران و فیض القدیر میں شادی بیاہ کی تقریبات کے ممن... ابھ میں ملکا ایضاً ص ۱، ملکا ایضاً ص ۲۵"

کرامت سے ثابت نہیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں :

۱۔ نکاح کے موقع پر دعوتِ طعام سے احتراز کا معاملہ البتہ ذرا کمزوری گولی ہے جو انسانی سے حلنے سے نہیں اترتی۔ لیکن ذرا غور کی جسے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ پہلے معاملے سے بھی زیادہ صاف اور واضح ہے۔^{۱۵}

۲۔ پس اگر نکاح کے موقع پر لڑکی والوں کے پہاں بھی دعوتِ طعام کوئی اچھا کام ہوتا اور اس میں کوئی بھی خیر کا پہلو موجود ہوتا تو کیا امتحان کے رسولؐ ہمیں اس کا حکم نہ میتے؟ یا کم از کم درجہ استحباب ہی میں اس کا ذکر نہ فرماتے؟ اور جب اس کا کوئی ذکر ہمیں کسی حدیث میں نہیں ملتا، تو کیا یہ ایک خواہ مخواہ کی بدعت نہیں۔^{۱۶}

۳۔ رقمِ اکھر و ف آخر نہ... نکاح کے موقع پر لڑکی والوں کے ہاں کسی دعوتِ طعام میں شرکیہ ہوگا۔^{۱۷}

۴۔ میں نکاح کے موقع پر کسی دعوتِ طعام میں شامل نہیں ہوں گا۔ کیونکہ خریثُ القرون سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ شادی کے صحن میں لڑکے والوں کی طرف سے دعوتِ قلیمہ سنوں ہے، جس کا ثبوت ہی نہیں بلکہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی حکم ملتا ہے۔^{۱۸}

اس سلسلہ میں بھی محترم ڈاکٹر صاحب نے انتہائی شدت اور افراط و تفریط کا موقف اپنایا ہے۔ ذیل میں پہلے یہ بتایا جائے گا کہ اصحاب لغت اور فقہار کے نزدیک دلیمہ کی تعریف کی ہے؛ پھر دہن کے لھن نکاح کے وقت یا خصیٰ کے وقت دعوتِ طعام کی تشرییعی جیشیت پر بحث ہوگی، اس کے بعد اس دعوتِ طعام کے جواز کی علتیں اور سنت نبویؐ و نیم القرون میں اس دعوت کا ثبوت پیش کیا جائے گا۔ اور اختتم پیغمبر معرف علما کے ذمہ اے بھی نقل کئے جائیں گے۔ و ماتوفیقی الاباشد!

(جاری ہے)

^{۱۵} شادی بیاہ کی تقریبات کے صحن ایضاً ص ۹ ، ^{۱۶} ایضاً ص ۱۰-۹ ، ^{۱۷} ایضاً ص ۱۱ ، ^{۱۸} ایضاً ص ۲۵